السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نقد کی بجائے اگر ادھار اور قسطوں کی صورت میں ہونے کی وجہ سے قیمت زیادہ ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مدت معلوم تک بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ معتبر شرائط پر مشتمل ہو، اسی طرح قیمت بالاقساط ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اقساط معروف اور مدت معلوم ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ...سورة البقرة ٢٨٢

"مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(من اسلف فی شیٴ فلسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم) (صحیح البخاري' السلم' باب السلم فی وزن معلوم' ح: 2240 و صحیح مسلم' المساقاة' باب السلم' ح: 1604)

"جو شخص کسی چیز کی ادھار بیع کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ معلوم ناپ، معلوم وزن اور معلوم مدت کے لیے بیع کرے۔"

اسی طرح "صحیحین" میں موجود بریرہ کے قصہ[1] سے بھی اس کا جواز معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے مالک سے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر اس شرط پر خرید اکہ وہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کرے گی اور یہ قسطوں ہی کی بیع ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، بلکہ اسے برقرار رہنے دیا اور اس اعتبار سے اس میں کوئی فرق نہیں، ادھار ادا کی جانے والی قیمت نقد قیمت کے برابر ہو یا مدت کی وجہ سے اس سے زیادہ ہو۔

---

[1] صحیح بخاری، المکاتب، باب استعانة المکاتب ... الخ، حدیث: 2563 و صحیح مسلم، العتق، حدیث: 1504

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی